REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

POSTAL REGISTRATION NO. P/GDP-23.

جلد ۴۵ — شمارہ ۲۰

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- منیر احمد خادم
نائبین:- قریشی محمد فضل اللہ، محمد نسیم خان

شرح چندہ
سالانہ ۱۰۰ روپے
بیرونی ممالک:-
بذریعہ ہوائی ڈاک:- ۲۰ پونڈ یا ۴۰ ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک:- دس پونڈ یا ۲۰ ڈالر امریکن

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

بمقام ہفت روزہ بدر قادیان — ۱۴۳۵۱۶

۲۷ ذوالحجہ ۱۴۱۶ ہجری — ۱۶ ہجرت ۱۳۷۵ ہش — ۱۶ مئی ۱۹۹۶ء

اخبارِ احمدیہ

لندن ۱۳ مئی ۱۹۹۶ء (ایم۔ ٹی۔ اے)، سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے خیریت سے ہیں الحمدللہ۔

احبابِ کرام پیارے آقا کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصدِ عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

اللہ تعالیٰ ہر آن حضور پُرنور کا حامی و ناصر ہو۔ اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین ۔

یہ روز کر مبارک سُبحان من یّرانی

ایشیا کے ممالک کے لئے مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کی مسلسل ۲۴ گھنٹے کی نشریات کا آغاز ہو چکا ہے

لندن ۲۶ اپریل۔ آج سے عالمگیر جماعت احمدیہ کے مسلسل ۲۴ گھنٹے کے سیٹلائٹ ٹیلی ویژن کا آغاز ہو چکا ہے جس میں خالصۃً انسانی بھلائی کے اسلامی پروگرام پیش کئے جا رہے ہیں۔ اس بات کا اعلان سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ میں فرمایا جو کہ مسجد فضل لندن سے براہِ راست مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ سے نشر کیا گیا۔ آپ نے فرمایا کہ اس سے پہلے یورپ کے لئے ۲۴ گھنٹے کا پروگرام جاری تھا۔ جبکہ ایشیا کے لئے صرف ساڑھے تین گھنٹے کے پروگرام ہوتے تھے۔ اب ایشیا کے لئے بھی یہ سروس مسلسل ۲۴ گھنٹے کے لئے شروع ہو چکی ہے۔

آپ نے اپنے بصیرت افروز خطبہ جمعہ میں یہ دلچسپ انکشاف بھی فرمایا کہ آج ہی کے دن یعنی ۲۶ اپریل ۱۹۸۴ء کے دن پاکستان کے فوجی حکمران صدر ضیاء الحق نے احمدیوں کے خلاف وہ ظالمانہ آرڈی ننس جاری کیا تھا جس کے ذریعہ جماعت احمدیہ سے آزادیٔ ضمیر کے حق کو چھین لیا گیا تھا۔ افرادِ جماعت کو اُن کے مسلمان کہلانے اور اسلام کے ارکان پر عمل کرنے اور اسلامی اصطلاحات کے استعمال کرنے کے حق سے محروم کر دیا گیا۔ آپ نے فرمایا کہ ۲۶ اپریل ۱۹۸۴ء کے اسی منحوس دن سے پاکستان پر طرح طرح کی مصیبتوں اور کالی راتوں کے دور کا آغاز ہوا تھا۔ اسی روز سے فرقہ وارانہ فسادات، کراچی اور لاہور جیسے شہروں میں قتل و غارت اور مساجد میں فتنہ و فساد اور خونریزی کا لگاتار سلسلہ جاری ہے۔

آپ نے اپنے ایمان افروز خطبہ جمعہ کو جاری رکھتے ہوئے احبابِ جماعت کو یہ خوشخبری دی کہ آج ۲۶ اپریل ہی کا دن جماعت کے لئے خوشیوں میں تبدیل ہو گیا ہے۔ اگر جماعت احمدیہ کی آواز کو پاکستان میں کچلا گیا تھا تو اللہ تعالیٰ نے ایسے سامان پیدا فرما دیئے کہ پوری دنیا میں اب کسی کی طاقت نہیں کہ کوئی اس آسمانی روحانی آواز کو روک سکے۔ آپ نے فرمایا کہ اگرچہ احمدیوں کے آزادیٔ ضمیر کے حق کو کچلا گیا تھا لیکن اب ہم اس ٹیلی ویژن کے ذریعہ دنیا میں آزادیٔ ضمیر اور بلا امتیاز مذہب و ملت احترامِ انسانیت کی آواز کو بلند کریں گے۔

آپ نے بتایا کہ مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کا یہ سیٹلائیٹ سٹیشن دنیا کا سب سے زیادہ طاقتور سٹیشن ہے۔ جس کے لئے کمپنی سے ۵ ½ سال کا معاہدہ ہو چکا ہے۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کا بے انتہا فضل ہے کہ کمپنی نے مدتِ معینہ سے ایک ماہ قبل ہی ہمیں یہ خدمت مہیا کر دی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہندوستان۔ پاکستان۔ بنگلہ دیش اور دیگر ایشیائی ممالک کو اس تاریخی دور کی مبارکباد پیش کی۔ آپ نے فرمایا کہ اس کے لئے بعض مخلص احمدیوں کی نہایت خاموش قربانیاں ہیں جنہوں نے محض رضائے الٰہی کے تحت اس کے اجراء میں مالی قربانیاں پیش کیں۔ ایسی مالی قربانیاں جن کی کانوں کان کسی کو خبر نہیں۔ وہ آتے ہیں اور عظیم مالی قربانیاں پیش کرتے ہیں۔ اس موقعہ پر حضور انور نے مالی قربانیوں کے فلسفہ پر نہایت مؤثر اور دلنشین انداز میں روشنی ڈالی۔ اور فرمایا اس عظیم ایم۔ ٹی۔ اے پروگرام کے لئے جماعت نے جو عظیم مالی قربانی دی ہے اور چھپا کر دی ہے اس کی بھی کوئی مثال دنیا کے پردے پر نہیں مل سکتی۔

خدا کرے کہ جماعت احمدیہ مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے ذریعہ اسلام و احمدیت کی ترقی اور انسانی بھلائی کے زیادہ سے زیادہ پروگرام پیش کر سکے۔ آمین ۔

ایم۔ ٹی۔ اے انٹرنیشنل کی چوبیس گھنٹے کی نشریات شروع ہونے پر ہم عالمگیر جماعتِ احمدیہ کو دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں نیز ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس سے استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ۔

(ادارہ)

منیر احمد خادم پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر۔ نگران بورڈ بدر قادیان

خلاصہ خطبہ جمعہ ۲۹ مارچ ۱۹۹۶ء بمقام مسجد فضل لنڈن

اگر رحمت نہ ہو تو کوئی نظامِ شوریٰ بھی بندوں کو آپس میں باندھ نہیں سکتا!

مجلسِ شوریٰ پاکستان پر حضور انور کے اہم خطبہ کا خلاصہ

جماعت احمدیہ یو۔کے کو نئی مسجد کی زمین پر قبضہ حاصل ہو گیا ہے!

لندن (۲۹ مارچ) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے سورۃ آل عمران کی آیات ۱۶۰ و ۱۶۱ کے مضامین بیان فرمائے اور پاکستان میں ہونے والی مجلس شوریٰ کے حوالہ سے نظام شوریٰ کی اہمیت، اور اس بارہ میں قرآنی تعلیمات کو تفصیل سے احباب کے سامنے رکھا۔

حضور ایدہ اللہ نے مذکورہ قرآنی آیات کی روشنی میں بتایا کہ یہاں نظام شوریٰ کا آغاز اس رحمت سے فرمایا گیا ہے جو خدا کی طرف سے رسول اللہ پر نازل ہوئی اور پھر "مِمَّا رَزَقْنٰھُمْ" کے تابع وہ رحمت دوسروں پر اس طرح جاری ہوئی کہ جو قریب تر تھا وہ سب سے زیادہ فیضیاب ہوا۔ حضور نے فرمایا کہ اگر یہ رحمت نہ ہو جو بندوں کو آپس میں باندھے تو کوئی نظام شوریٰ بھی انہیں آپس میں نہیں باندھ سکتا۔ حضور نے فرمایا کہ کوئی انسان جو رحمت سے عاری ہو یا اپنے بھائی کے لئے اس کا دل رحمت سے خالی ہو وہ نہ مشورہ لینے کا اہل ہے اور نہ مشورہ دینے کا۔

حضور نے فرمایا کہ اسلامی نظام میں پارٹی کا وجود نہ ہونا اپنی ذات میں بڑی رحمت ہے کیونکہ ہر شخص اپنے نفس کو اس بات کا پابند کرتا ہے کہ محض اللہ کی خاطر مشورہ دیتا ہے۔ اور یہ بات اس وقت تک چل نہیں سکتی جب تک اس کے ساتھ رحمت کا مضمون شامل نہ ہو۔

حضور نے فرمایا کہ عقل کبھی بھی قوموں کو اکٹھا باندھ نہیں سکتی۔ ایک مرکز پر جمع ہونا رحمت سے تعلق رکھتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ حضرت محمد رسول اللہ سے زیادہ کبھی کسی انسان کو اپنے غلاموں پر اختیار نہیں دیا گیا۔ اور غلام بھی ایسے جنہوں نے اپنا سب کچھ آپ کے سپرد اور آپ پر فدا کر رکھا تھا۔ اور آپ اللہ کی رحمت کی وجہ سے ان کے لئے نرم تھے۔ اور آپ وہ واحد نبی ہیں جن کو رحمۃ للعالمین قرار دیا گیا۔ اور یہی رحمت ہے جس کو شوریٰ کی بناء قرار دیا گیا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اگر رحمت کے بغیر صرف عقل کے بندھن قوم کو باندھے ہوئے ہوں تو ان میں سچا تقویٰ اور محبت پیدا ہو ہی نہیں سکتے۔ اور مشوروں میں سچائی کے لئے ضروری ہے کہ رحمت ہو۔ رحمت کے بغیر مشورے سچے ہو نہیں سکتے۔ حضور نے فرمایا کہ شوریٰ کا خلیفۂ وقت سے وہ رابطہ ہے جو قرآن نے مومنوں کا حضرت محمد رسول اللہ سے قائم کر دیا تھا۔

حضور نے فرمایا کہ قرآن مجید میں مومنوں کو ہدایت ہے کہ جب رسول کی خدمت میں مشورہ کے لئے حاضر ہوا کرو تو پہلے صدقہ دیا کرو۔ صدقہ سے مراد ہدیہ بھی ہے اور کسی غریب کو خدا کی رضا کی خاطر جو دیا جاتا ہے وہ بھی صدقہ ہے کہ اللہ صحیح مشورہ دینے کی، صحیح انداز میں اپنا مافی الضمیر پیش کرنے کی توفیق بخشے۔ اس جگہ صدقہ کا حکم دینے میں بھی پیشِ نظر وہی محبت کے رشتے ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ اپنے نمائندگان کے انتخاب کے وقت محض ظاہری طور پر اچھے سمجھدار لوگ پیشِ نظر نہ رکھا کریں بلکہ یہ دیکھیں کہ ٹھوس خدمت کرنے والا، تقویٰ سے مشورہ دینے والا کون ہے اور کس کا سب کچھ خدا کے لئے حاضر رہتا ہے۔ وہ لوگ جو صرف وقت کی قربانی کرتے ہیں اور مالی قربانیوں میں پیچھے ہیں وہ بسا اوقات ٹھوکر کھا جاتے ہیں۔ اور ابتلاؤں میں آجاتے ہیں۔

حضور نے قرآنی آیات کے مضمون کو بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت محمد رسول اللہ کی غلامی میں جس زمانے میں جو بھی امیر بنایا گیا ہو اس کے سامنے مشورے پیش ہوں گے۔ اور اس کو اختیار رہتا ہے کہ چاہے تو وہ مشورے قبول کرے اور چاہے رد کر دے اور اللہ پر توکل کرے۔ اس کے فیصلہ میں برکت پڑے گی۔ اور پڑتی ہے۔ چونکہ رحمت کے نتیجہ میں ہی فیصلے رد ہوتے ہیں اس لئے مومنوں کے دل میں اس سے کوئی میل نہیں آتا۔ حضور نے اس بارہ میں تاریخ اسلام کی بعض نہایت روشن مثالیں بھی پیش فرمائیں۔

حضور ایدہ اللہ نے یہ خوشخبری بھی سنائی کہ جماعت احمدیہ یو۔کے جو نئی مسجد کے لئے زمین خریدنے کی کوشش کر رہی تھی اس کا قبضہ اللہ کے فضل سے جماعت کو مل گیا ہے۔ یہ بہت اچھی جگہ ہے، محفوظ ہے۔ حضور نے دعا کی تحریک کی کہ اللہ تعالیٰ اسے بابرکت کرے اور اس کے ساتھ اگر کوئی خدشات ہیں تو خدا خود ان سے نمٹے۔

حضور ایدہ اللہ نے آخر پر بعض مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا جن میں سب سے اول مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی اہلیہ محترمہ آمنہ طیبہ صاحبہ کا ذکرِ خیر قدرے تفصیل سے حضور نے فرمایا۔

خطبہ ثانیہ کے بعد حضور نے یکم اپریل سے ایم۔ٹی۔اے انٹرنیشنل کی ۲۴ گھنٹے عالمی نشریات شروع ہونے کے متعلق احباب کو بتایا اور فرمایا کہ ابتداء میں بعض مشکلات اس انتظام میں ہوں گی۔ لیکن انشاء اللہ جونہی یہ انتظام مکمل طور پر جاری ہو گا تو پہلے سے بہت بہتر ہو گا۔ حضور نے فرمایا کہ یہ غیر معمولی رحمتیں برکتیں دراصل رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی برکتیں ہیں۔ اللہ ان کا فیض سارے زمانے پر عام کر دے اور ساری مشکلات دور کر دے۔

(بشکریہ ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن ۱۲ اپریل ۱۹۹۶ء)

انتخاب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت برائے سال ۹۷-۱۹۹۶ء و سنہ ۹۸-۱۹۹۷ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آئندہ دو سال یعنی سنہ ۹۷-۱۹۹۶ء و سنہ ۹۸-۱۹۹۷ء کیلئے صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے انتخاب کی منظوری مرحمت فرمادی ہے۔ یہ انتخاب امسال ماہِ اکتوبر میں سالانہ اجتماع کے موقعہ پر مجلس شوریٰ میں محترم ناظر صاحب اعلیٰ قادیان کی زیر صدارت ہو گا۔ انشاء اللہ۔

انتخاب سے متعلق ضروری قواعد و ہدایات پر مشتمل سرکلر جملہ مجالس کو بھجوایا جا رہا ہے۔ قائدین کرام ان قواعد و ہدایات کو بغور پڑھ کر اس کے مطابق مجلس شوریٰ کے لئے اپنی مجلس سے نمائندگان کا انتخاب کر کے اجتماع کے موقعہ پر بھجوائیں۔

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ بھارت قادیان

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
شریف جیولرز
پروپرائیٹر:-
حنیف احمد کامران
حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ - ربوہ - پاکستان
PHONE:- 04524 - 649.

ارشادِ نبوی ؐ
طَلَبُ الْحَلَالِ جِهَادٌ
(حلال رزق طلب کرنا بھی جہاد ہے)
منجانب:-
یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی

طالبانِ دعا:-
آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
۱۶- مینگو لین کلکتہ - ۷۰۰۰۰۱
فون نمبر:- ۲۴۸۵۲۲۲
۲۴۸۱۶۵۲
۲۴۳۰۷۹۴

خطبہ جمعہ

اذنِ الٰہی کے نتیجہ میں جس دعوت کے میدان میں ہمیں جھونکا گیا ہے
وہ اسلام کی اشاعت کا میدان ہے وہ اللہ کی طرف بلانے کا میدان ہے

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ
فرمودہ یکم مارچ ۱۹۹۶ء مطابق یکم امان ۱۳۷۵ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن

تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد حضور انور نے درج ذیل آیات کریمہ کی تلاوت فرمائی:

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا
وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۝
وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا ۝
(الاحزاب: ۴۶، ۴۷)

پھر فرمایا۔

اے نبی ہم نے تجھے نگران بنا کر بھیجا ہے "وَمُبَشِّرًا" اور خوشخبری دینے والا "وَنَذِيْرًا" اور ڈرانے والا "وَدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ" اور اللہ کی طرف سے داعی، داعی الی اللہ اس کے حکم کے ساتھ "وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا" اور ایک روشن سورج۔ یہ وہ صفات حسنہ ہیں جو حضرت اقدس محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی بیان ہوئیں اور ان صفات کا جو مرکزی نکتہ ہے وہ نور ہی ہے اور غرض دعوت الی اللہ ہے تو وہ صفات حسنہ جو نور کے گرد گھوم رہی ہیں یا نور کی تشکیل کر رہی ہیں اور مقصد دعوت الی اللہ ہے یہ مضمون ہے جو اس آیت کریمہ میں بیان فرمایا گیا ہے اور چونکہ یہ جو نور کے مضامین کا سلسلہ ہے میں آج کے خطبے میں سردست اس کو ختم کر کے پھر دوسرے مضامین کی طرف متوجہ ہونا چاہتا ہوں اس لئے یہ آیت میں نے عنوان بنائی ہے آج کے خطبہ کی کیونکہ نور کے تعلق میں سب سے زیادہ ضرورت ہمیں دعوت الی اللہ کے لئے پیش آ رہی ہے اور کوئی دعوت الی اللہ کی سکیم دنیا میں کامیاب ہو ہی نہیں سکتی جب تک دعوت الی اللہ کرنے والا نور سے کچھ حصہ نہ پا گئے ہوئے ہو۔

جو نور سے حصہ پاتا ہے اور پھر دعوت الی اللہ کے اذن سے کرتا ہے رہی ہے جس کے دعوت کے کچھ معنے ہیں۔ ورنہ ایسے دعوت الی اللہ کرنے والے بھی دنیا میں بے شمار ہیں بلکہ اکثریت ایسی ہی ہے جو دعوت تو کرتے ہیں مگر بے نور اور بے اذن۔ ان کو دعوت دینے اس دعوت کا اذن دیا نہ اس نور سے ان کا ماحول، ان کا دل، ان کا سینہ اجالا کیا جس نور کے بغیر خدا کی طرف بلانا بے معنی ہے اس مضمون کا سب سے پہلا نکتہ جو سمجھنے کے لائق اور دل میں بٹھا دینے کے لائق ہے وہ یہ ہے کہ اللہ نور بلکہ وراء النور ہے اور ہر پردہ خدا کا ایک نور کا پردہ ہے۔ اس کی طرف دعوت دینے والا اگر اندھیرا ہو تو اس کو اس دعوت کا حق ہی نہیں پہنچتا اور یہ ہو نہیں سکتا کہ کسی نے نور سے حصہ پایا ہو اور اس کا دل اس کا سینہ اور اس کا دماغ اس کی تمام صلاحیتیں روشن نہ ہوئی ہوں روشنی کا کچھ نہ کچھ پرتو تو اس کے اندر ہونا ضروری ہے اور اگر کسی کے پاس وہ روشنی ہے جو خدا سے ملتی ہے تو پھر وہ خدا کی طرف بلانے کا حقدار بنتا ہے پھر اس کی دلیل اس کے ساتھ چلتی ہے

اور اس کی سب سے بڑی دلیل اس کا نور ہے اور اس سے بہتر کوئی دعوت الی اللہ کی طرف بلانے کا اور کوئی نسخہ نہیں ہے اور کوئی طریق نہیں ہے کیونکہ ہر دوسرے طریق میں خامیاں ہیں اور نقصانات ہیں اور ایسی دعوتیں جھگڑوں اور فساد پر منتج ہوتی ہیں اور بسا اوقات دنیا میں دعوت الی اللہ ہی کے بہانے فسادات کئے جاتے ہیں اس لئے مرکزی نکتہ یہی ہے کہ نور کے بغیر دعوت کا کوئی تصور نہیں۔ نور میسر ہو تو دعوت کا حق پہنچتا ہے مگر تب بھی لازم ہے کہ خدا کا اذن بھی ہو اور بغیر اذن کے کوئی دعوت نہیں ہے۔

پس اذنِ الٰہی کے نتیجہ میں جس دعوت کے میدان میں ہمیں جھونکا گیا ہے وہ اسلام کی اشاعت کا میدان ہے وہ اللہ کی طرف بلانے کا میدان ہے مگر اس نور کی طرف جس کے بغیر خدا کی طرف سفر ممکن نہیں ہے یعنی سراج منیر کی طرف سراج منیر جو سورج ہے وہ خود اپنی ذات میں خدا کا نور نہیں مگر خدا کے نور کا جو اس کے ماوراء ہے پرلی طرف ہے اس کا ایک چمکتا ہوا نشان ہے۔ ایسا پردہ ہے جو خود روشن ہو گیا ہے لیکن جو سب سے زیادہ روشن پردہ خدا کا ہمیں اس دنیا میں دکھائی دیتا ہے وہ سورج ہے اور سورج کی طرف کا سفر ہی حقیقت میں ماوراء نور کی طرف کا سفر قرار دیا جا سکتا ہے پس جیسے دنیاوی نظام میں سورج کی مثال ہے ویسا ہی روحانی نظام میں حضرت اقدس محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا وجود ہے جو خدا کے نور کا وہ پردہ ہے جس سے زیادہ روشن تر پردہ ہماری دنیا کے انسانوں کو دکھائی نہیں دیا نہ دے سکتا ہے وہ ایسا نور کا روشن پردہ ہے کہ جب ظاہر ہوتا ہے تو ہر نور والا اس کے سامنے ماند پڑ جاتا ہے نہ چاند کا وجود رہتا ہے نہ ستارے چمکتے ہیں کوئی اور نور دنیا کا اس کے سامنے چمکنے کی مجال نہیں رکھتا روشنیاں جو انسان بناتا ہے وہ بھی بجھ جاتی ہیں یا بجھا دی جاتی ہیں اگر نہیں بجھتیں تو نور دنیا چھوڑ دیتی ہے۔ پس یہ وہ نور ہے جس کی طرف ہم نے تمام دنیا کو بلانا ہے اور اسی کا ہمیں اذن دیا گیا ہے ایسے نور کیسے پیدا ہوتے ہیں اور کیسے ہم اس نور سے حصہ پا سکتے ہیں اس مضمون کی وضاحت کرتے ہوئے میں نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض اقتباسات آپ کے سامنے رکھے تھے جو ابھی پایہ تکمیل کو نہیں پہنچے تھے بعض اقتباسات میں نے چنے تھے ان کا مضمون جاری تھا کہ یہ جو اقتباسات ہیں جو پچھلے خطبے میں اس سے بھی پہلے آپ کے سامنے پڑھتا ہوں ان کا مرکزی نکتہ نبوت ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اصل نور اور کامل نور خدا کے کامل منعم کو دیا جاتا ہے اور اس نور میں غیر ہرگز شریک نہیں ہے آئینہ کی ساخت میں

ہے کہ ان کو خدا تعالیٰ نے اس کامل نور کا محافظ اور امین بنانے کی خاطر پیدا فرمایا ہے اس لئے ان کے اندر وہ تمام صلاحیتیں موجود ہیں جو نور کو اپنانے اور اس کو بغیر نفسی میل کے چمکا کر باقی دنیا کو دکھانے کی طاقت بخشتی ہے، وہ صلاحیتیں اُن کے اندر موجود ہیں اور اس نور وحی کو جو انبیاء کے ساتھ خاص ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بعض مثالیں دے کر سمجھا رہے ہیں اور یہ واضح فرما رہے ہیں کہ یہ نور صرف نبیوں کے لئے ہے غیر نبی اس میں شریک نہیں ہو سکتا۔ یہ اقتباس جو بقیہ حصہ ہے میں آپ کے سامنے پڑھ کر سناتا ہوں آپ فرماتے ہیں:

"وہی ہے جس نے ہر ایک چیز کو ظلمت خانہ عدم سے باہر نکالا اور خلعتِ وجود بخشا۔ بجز اس کے کوئی ایسا وجود نہیں ہے کہ جو فی حد ذاتہ واجب اور قدیم ہو"۔

(براہین احمدیہ روحانی خزائن جلد ۱)

کہ خود صرف ایک اللہ ہی کی ذات ہے کہ جس نے انسان کو ظلمت خانہ قدیم سے باہر نکالا یعنی عدم کا نام ظلمت خانہ رکھا فرمایا ہے خدا کے سوا ہر طرف تاریکی ہے یعنی عدم ہے اور وہی وجود ہے جو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ سے عدم سے وجود پیدا کرتا ہے اور عدم سے وجود میں آنا ایک نور کو چاہتا ہے کیونکہ عدم کو ظلمات سے تشبیہ دی ہے پس ایک وہ نور ہے جو فطرتی نور ہر انسان کو ہر وجود میں ملتا ہے اور اس میں درحقیقت انسان اور غیر انسان زندہ اور مُردہ کی کوئی تمیز نہیں ہے بغیر نور کے وجود کا تصور ہی ممکن نہیں کیونکہ ہر وجود نور سے عدم سے نکل کے وجود کی روشنی میں آیا ہے اس لئے جب وہ اندھیرے سے نکل کے روشنی میں آیا ہے تو بغیر روشنی کے ہو ہی نہیں سکتا۔ پس وہ تمام صفات جن کو ہم مادی صفات کہتے ہیں وہ بھی نور رکھتی ہیں اور ان میں سے ہر صفت خدا تعالیٰ کے کسی نور کا پرتو ہے اور اس کے بغیر عدم ہے پس جب وہ صفات مر جائیں تو کائنات عدم ہو جاتی ہے اس لئے یہاں زندگی اور موت کی وہ بحث نہیں ہے جس کا انسان سے یا دیگر حیوانوں سے تعلق ہے یہاں زندگی اور موت کی وہ بحث ہے جس کا عدم اور وجود سے تعلق ہے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ اوّل نور وہی ہے جس کے ذریعے عدم کو وجود میں تبدیل کیا گیا اور اس پہلو سے ہر وجود میں خدا تعالیٰ کا نور کسی رنگ میں ضرور چمک رہا ہے اور اگر نہیں ہے تو پھر وہ چیز نہیں ہے، کچھ بھی نہیں ہے کچھ بھی نہیں ہے۔

اس تفسیر میں فرماتے ہیں :-

"کوئی ایسا وجود نہیں ہے کہ جو فی حد ذاتہ واجب اور قدیم ہو یا اس سے مستفیض نہ ہو"۔

یعنی اللہ سے استفادہ کئے بغیر کوئی نور یا وجود موجود ہو یہ ہو ہی نہیں سکتا۔ "خاک اور افلاک" ان کو بھی اللہ کے نور کا مورد قرار دیا۔ پس یہ جو نور کی تفسیر بیان فرما رہے ہیں اس کا سفر لفظاً خاک سے کیا ہے جس میں کوئی زندگی نہیں ہے اور افلاک یعنی زمین اور کائنات ہماری۔

"اور انسان اور حیوان اور حجر اور شجر اور رُوح اور جسم سب اسی کے فیضان سے وجود پذیر ہیں"۔

یہ تو عام فیضان ہے جس کا بیان آیت اللہ نور السمٰوٰت والارض میں ظاہر فرمایا گیا۔ فرمایا یہ فیضان عام ہے جس کو اللہ نور السمٰوٰت والارض میں بیان فرمایا گیا ہے۔

"جس نے دائرہ کی طرح ہر ایک چیز پر احاطہ کر رکھا ہے جس کے فائز ہونے کے لئے کوئی قابلیت شرط نہیں"۔

اس میں کسب کا کوئی دخل نہیں یہ رحمانیت کی جلوہ گری سے پیدا ہوتا ہے اس لئے قرآن کریم نے رحمانیت سے خلق کو منسوب فرمایا۔ رحمانیت ہی سے انسانیت کا وجود ظہور پذیر ہوا ہے رحمان ہی ہے جس نے کائنات کو پیدا کیا ہے وہاں خالق نہیں فرمایا اللہ تعالیٰ رحمان فرماتا ہے کیونکہ رحمٰن کے لئے یہ ضروری نہیں کہ کوئی ہو اور اس سے فیض طلب کرے۔ رحمٰن کے لئے ضروری نہیں ہے کہ کوئی فیض کا مستحق وجود ہو۔ وجود نہ بھی ہو تو رحمٰن خدا از خود اپنے کرم اس طرح نچھاور کرتا ہے جیسے خود رو چشمے سے پانی ابلتا ہے قطع نظر اس کے کہ کوئی پیاسا وہاں موجود ہے کہ نہیں ہے قطع نظر اس کے کہ وہ پانی کسی ایسی زمین تک پہنچتا ہے کہ نہیں کہ جو سیراب ہونے کا تقاضا کر رہی ہو پس اس پہلو سے یہ فیضان عام ہے جس کو نور السمٰوٰت والارض فرمایا گیا اس کا دوسرا نام رحمانیت ہے۔

"یہی فیضان ہے جس نے دائرہ کی طرح ہر ایک چیز پر احاطہ کر رکھا ہے جس کے فائز ہونے کے لئے کوئی قابلیت شرط نہیں لیکن بمقابلہ اس کے ایک خاص فیضان بھی ہے جو مشروط بشرائط ہے اور انہی افراد خاصہ پر فائض ہوتا ہے جن میں اس کے قبول کرنے کی قابلیت و استعداد موجود ہے یعنی نفوس کاملہ انبیاء علیہم السلام پر"۔

تو جس نور عام کا ذکر خاک کے ذکر سے شروع فرمایا اب اس کا انتہائی مقام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بیان فرما رہے ہیں وہ وجود خاص ان افراد پر مشتمل ہے جنہیں ہم انبیاء علیہم السلام کہتے ہیں۔

"جن میں سے افضل اور اعلیٰ ذات جامع البرکات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی ہے"۔

یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے جو سب انبیاء سے افضل جامع برکات ہے اس گروہ کے سوا وہ نور "دوسروں پر ہرگز نہیں ہوتا"۔ یعنی وہ نور جو آسمان سے نازل ہوتا ہے وہ ان کے سوا کسی اور پر نازل نہیں ہوتا۔

"اور چونکہ وہ فیضان ایک نہایت باریک صداقت ہے اور دقائق حکمیہ میں سے ایک دقیق مسئلہ ہے اس لئے خداوند تعالیٰ نے اوّل فیضان عام کو (جو بدیہی الظہور ہے) بیان کرکے پھر اس فیضان خاص کو بغرض اظہار کیفیت نور حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم ایک مثال میں بیان فرمایا ہے کہ جو اس آیت سے شروع ہوتی ہے مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا مصباح ... الخ"

فرمایا چونکہ اصل غرض نور کی جلوہ گری کی جس کا آخری جلوہ پیدا کرنا تھا جو حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی ذات میں وجود میں آیا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ کے کلام میں یہ شان دکھائی دیتی ہے کہ آغاز فرماتا ہے کائنات کا بے جان چیزوں سے خاک سے، مادے سے، دنیا سے زمین و آسمان اور جو کچھ ان میں ہے ان کے ذکر سے اور پھر فرماتا ہے اور خدا کے نور کی مثال جو اعلیٰ مثال ہے جو ارفع مثال ہے وہی ہے جیسا کہ قرآن کریم نے فرمایا "مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا مصباح" اور یہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم مراد ہیں لیکن آپ کے متعلق فرمایا آپ منجملہ گروہ انبیاء میں سے ہیں اور یہ جو نور کا عطا ہونا ہے اس نور وحی کا جس کا ذکر مسیح موعود علیہ السلام آخری درجہ کمال کی صورت میں پیش فرما رہے ہیں یہ انبیاء کے سوا دوسروں کو نہیں ملتا کوئی ان میں انبیاء کا شریک نہیں ہے۔

پھر آپ فرماتے ہیں، میں کچھ حصے چھوڑ کر آپ کو وہ باتیں بتاتا

چاہتا ہوں جس پر اس مضمون کو میں ختم کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں فرمایا

" نور کے فیض کے لئے نور کا ضروری ہونا ایسی بدیہی صداقت ہے کہ کوئی ضعیف العقل بھی اس سے انکار نہیں کر سکتا "

نور تو ملتا ہے انسان کو مادے کو بے جان چیزوں کو بھی ملا اور جتنا ان کے اندر ظرف ہے اتنا ہی آسمان سے نور اترتا ہے ان پر۔ اسی قدر ان کا تعلق اللہ جل شانہ کے ساتھ قائم رہتا ہے۔ اب انبیاء کو جو نور ملا ہے وہ ان کے اندرونی نور کا مظہر ہے اور ان کے اندرونی نور سے ایک مناسبت رکھتا ہے فرماتے ہیں یہ تو ایک ایسی ظاہری سچائی ہے کہ ایک ضعیف العقل کو بھی معلوم ہونی چاہئیے مگر وہ دُنیا والے جو نبی کے نور سے روشن نہ ہوں وہ قوی العقل بھی اس بات سے محروم ہیں بے چارے کیونکہ ان کے اندر وہ نور نہیں ہے جو نور کی باتیں سمجھ سکتا ہو "مگر ان کا کیا علاج"۔ اب ان کا ذکر بھی فرما رہے ہیں ضعیف العقل کو بھی معلوم ہونا چاہئیے مگر ضعیف العقل سے مراد ہے وہ عقل کی تعریف جو قرآن کریم نے بیان فرمائی ہے وہ جن لوگوں پر ثابت آتی ہے وہ تھوڑی عقل بھی رکھتے ہوں تو ان کو بھی پتہ لگ جائے گا اس مضمون کا۔ مگر جہاں تک دُنیا والوں کی باتوں کا تعلق ہے فرماتے ہیں۔ "مگر ان کا کیا علاج جن کو "اس" عقل سے (یعنی اس کا لفظ نہیں ہے مگر مراد یہ ہے کہ اس عقل سے) "کچھ بھی سروکار نہیں اور جو کہ روشنی سے بغض اور اندھیرے سے پیار کرتے ہیں اور چمگادڑ کی طرح رات میں ان کی آنکھیں خوب کھلتی ہیں" یعنی مذہب کے علاوہ بات ہو دُنیا داری کے اندھیرے ہوں جن کا خدا سے تعلق نہ ہو وہ نہ باندھ سکیں ان مضامین میں ان کی آنکھیں خوب کھل جاتی ہیں۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا دجال کو یک چشمی قرار دینا اور دائیں آنکھ کلیتہً اندھی اور بائیں بہت بڑی اور روشن یہ اسی مضمون کی وضاحت کی خاطر تمثیل پیش کی گئی ہے کہ ان کا الٰہی نور سے کچھ بھی تعلق نہیں ہو گا گویا کلیتہً اندھے ہیں اور جہاں تک دُنیا کے اندھیروں کا تعلق ہے خدا کے نور کے بالمقابل پر دُنیا اندھیری ہے وہاں چمگادڑوں کی طرح اُن کی آنکھیں خوب کھل جاتی ہیں اور بہت روشن ہو جاتی ہیں۔ وہ کچھ دیکھنے لگتی ہیں جو نور سے دیکھنے والوں کی آنکھ کو وہاں اندھیرے میں دکھائی نہیں دے رہا ہوتا تو یہ دو الگ الگ دنیائیں ہیں جن کی مثال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس طرح بیان فرمائی کہ جن کو اندھیروں سے پیار ہے چمگادڑ کی طرح رات کو ان کی آنکھیں خوب کھلتی ہیں۔

"لیکن روز روشن میں وہ اندھے ہو جاتے ہیں۔ خدا اپنے نور کی طرف"۔

اور یہاں نور سے مراد قرآن شریف لیا گیا ہے جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا نور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا بھی نام ہے اور قرآن کا بھی نام ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرما رہے ہیں کہ ـــ

"خدا اپنے نور کی طرف (یعنی قرآن شریف کی طرف) جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور لوگوں کے لئے مثالیں بیان کرتا ہے اور وہ ہر یک چیز کو بخوبی جانتا ہے"۔

کوئی دعوت الی اللہ کی سکیم دنیا میں کامیاب ہو ہی نہیں سکتی جب تک دعوت الی اللہ کرنے والا نور سے کچھ حصہ نہ پائے ہوئے ہو-!

اس کے بعد پھر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آگ

مضمون کو آگے بڑھاتے ہوئے فرماتے ہیں "پس اس مثال میں جس کا یہاں تک جلی قلم سے ترجمہ کیا گیا ہے" وہاں اصل عبارت میں وہ آیات جو ہیں اور تمثال ہے اس کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلی قلم سے ذکر فرمایا ہے تاکہ دیکھنے والا معلوم کرے کہ یہ مرکزی چیز ہے بڑے قلم سے اس کو لکھا ہوا ہے لیکن یہ جو میرے سامنے تحریر ہے اس میں جلی قلم نہیں ہے مگر میں آپ کو سمجھا رہا ہوں کہ جلی قلم کے مضمون کا مطلب UNDERLINE ہے جو خاص طور پر EMPHASIZED ایسی بات جس کو نمایاں روشن کر کے دکھایا گیا ہے وہ کیا ہے۔ فرماتے ہیں۔

"خدا تعالےٰ نے پیغمبر علیہ السلام کے دل کو شیشہ مصفیٰ سے تشبیہ دی"۔

یعنی دل کا جہاں تک تعلق ہے وہ شیشہ ہے جو بالکل پاک اور صاف ہو اس میں کوئی داغ نہ ہو۔

"پھر آنحضرت کے فہم و ادراک وعقل سلیم اور جمیع اخلاق فاضلہ جبلی و فطرتی کو ایک لطیف تیل سے تشبیہ دی ہے"۔

اب یہ آپ کو سمجھانا پڑے گا کیونکہ اس میں سے کچھ نہ کچھ سب نے اخذ کرنا ہے اگر سمجھ نہ آئے گی تو پھر لیں گے کیا ایک چیز ہے دل۔ دل نیتوں کی آماجگاہ ہے اور میلانات رکھتا ہے جو طبعاً ہر دل میں موجود ہیں اگر نیتیں بگڑیں تو دل اسی حد تک میلا ہوتا چلا جاتا ہے اگر میلانات غلط ہو جائیں تو وہ دل نور کی حفاظت کا اہل نہیں رہتا اور اس کے غلط استعمال کی طرف مائل ہو جاتا ہے پس اس پہلو سے دل سے سفر کا آغاز فرمایا کہ دل جہاں تک حضرت اقدس محمد رسول اللہ کا تعلق ہے آپ کا دل اتنا روشن اور مصفیٰ تھا کہ اس میں فطرتاً ہی کسی غیر اللہ کی طرف کوئی میلان نہیں تھا۔ مکدر نہیں ہوتا یعنی غیر کا سایہ کبھی آپ کے دل پر نہیں پڑا تھا۔ کوئی خوف نہیں تھا جس نے آپ کے دل کو میلا کر دیا ہو پس "لا حول و لا قوۃ" کی یہ تفسیر ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے دل کے تعلق میں بیان فرمائی کوئی خوف غیر اللہ کا آپ کے دل پر نہیں تھا کوئی تکدر نہیں تھا کوئی محبت خدا کے سوا کسی اور چیز کی نہیں تھی۔ یہ وہ دل ہے جو نور کی آماجگاہ بنانے کے لئے یعنی نور کامل کے اظہار کے لئے چُنا گیا اور دوسری چیز اس کے لئے کیا ضروری تھی صرف دل کافی نہیں ہے دوسری چیز یہ ہے فہم اور ادراک عقل بھی ہونی چاہیئے باتوں کو صحیح سمجھنے کی صلاحیت بھی ہونی چاہیئے محض نور اپنی ذات میں دل پر نازل ہو تو کچھ بھی فائدہ نہیں پہنچائے گا اگر اسے سمجھنے کی اس نور کے باریک لطائف تک نظر پہنچانے کی استطاعت نہ ہو تو فرمایا اس کے بغیر کچھ بن نہیں سکتا پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو اس دل کے بعد فہم و ادراک وعقل سلیم"۔

عقل کی آمیزش نہ ہو تو مذہب میں کوئی نور باقی نہیں رہتا۔ مگر عقل سلیم ہونی چاہئیے ہر میلان سے پاک اور صاف ہونی چاہئیے اور دل کی آماجگاہ ایسی روشن ہونی چاہئیے کہ وہ عقل کو دھندلا نہ دے

عقل سلیم اس عقل کو کہتے ہیں جو تعصب سے پاک ہو کر سوچتی ہے جو کسی دلی خواہش یا کسی اور مقصد کی خاطر اپنے غور کو

گندا اور میلا نہیں کرتی بلکہ جب بھی غور کرے گی ہر رجحان، ہر میلان ہر تعصب سے بلند ہو کر کرے گی اسے عقل سلیم کہا جاتا ہے۔ فرمایا عقل سلیم عطا فرمائی گئی آپ کو اور جمیع اخلاق فاضلہ جبلی و فطرتی وہ تمام اخلاق فاضلہ جو آپ کی بناوٹ سے تعلق رکھتے تھے یا اس پاک فطرت سے تعلق رکھتے ہیں جو ہر ایک کو دی جاتی ہے ان اخلاق فاضلہ کو اور اس عقل کو اس دل کے لئے ایک لطیف تیل سے تشبیہ دی پس یہ عقل ہے جو دل میں دیا روشن کرتی ہے جس دیے کے روشن ہونے سے خدا کا نور پھیلتا ہے اور خدا کے نور کا شعلہ دل میں جگمگانے لگتا ہے تو دل اگر برتن ہے تو اس کا پاک اور صاف ہونا ضروری ہے اس برتن میں چمکے گا کیا وہ تیل جلے گا جو انسان کی صفات حسنہ کا خلاصہ ہے اس میں اس کے تمام اخلاق فاضلہ شامل ہیں اس کی عقل سلیم شامل ہے اس کی فہم اور ادراک کی طاقتیں شامل ہیں یہ سب ہوں تو انہی کا نام خدا نے وہ تیل رکھا ہے جس کا بیان فرمودہ تمثیل میں ذکر ہے۔ فرمایا "یہ نور عقل ہے" پہلا نور قلب تھا، یہ نور عقل ہے "کیونکہ منبع و منشاء جمیع لطائف اندرونی کا قوت عقلیہ ہے۔"

ہر چیز کا منبع قوت عقلیہ ہے۔ یہ وہ تفسیر ہے جو مذہب کو RATIONALITY یعنی عقلی تقاضوں کے ساتھ اس طرح ہم آہنگ کر دیتی ہے کہ اسلام کے متعلق یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ مذہبی عقائد ایک طرف کھڑے ہیں اور عقل دوسری طرف کھڑی ہے مذہبی نور بنتا ہی عقل کی آمیزش سے ہے اور عقل کی آمیزش نہ ہو تو مذہب میں کوئی نور باقی نہیں رہتا مگر عقل سلیم ہونی چاہئے ہر میلان سے پاک اور صاف ہونی چاہئے اور دل کی آماجگاہ ایسی روشن ہونی چاہئے کہ وہ عقل کو دھندلا نہ دے اور کسی بیرونی بد اثر کے نیچے ہیں وہ نور اس سے باہر دکھائی نہ دے یعنی شیشہ میلا کر دیں گے تو نور اسی حد تک دھندلایا ہوا دکھائی دے گا یا اور میلا کر دیں گے تو دکھائی دینا بند ہی کر دے گا تو یہ نور عقل ہے "کیونکہ منبع و منشاء جمیع لطائف اندرونی کا قوت عقلیہ ہے" قوت عقلیہ کو تیز کرو گے تو تمہارے اندر لطائف جو ہیں وہ اور زیادہ چمکتے چلے جائیں گے۔

اب آپ دیکھ لیں کہ مثلاً ایک دوست ہے وہ خالص دوست ہے۔ اس کا مخلص ہونا اس کے دل سے تعلق رکھتا ہے مگر آپ نے کسی کام کا سبب بھی کہ نہیں اس کا تعلق اس کی عقل سے ہے۔ چنانچہ کہا جاتا ہے کہ بے وقوف دوست سے تو عقلمند دشمن بہتر ہے کیونکہ وہ کہ مارے گا تو عقل سے مارے گا بے وقوف دوست تو اپنی طرف سے بھلائی کر رہا ہو گا وہاں پھینکے گا جہاں تمہیں نجات کی کوئی راہ نہیں ملے گی تو حقیقت یہ ہے کہ عقل نیت سے تعلق نہیں رکھتی نیت دل سے تعلق رکھتی ہے اور دوستی اور دشمنی کا تعلق دل سے ہے وہ اس کی آماجگاہ ہے عقل نہ ہو تو یہ دوستی کسی کام کی نہیں۔ عقل نہ ہو تو انسان دشمنی بھی نہیں کر سکتا دشمنی بھی بھونڈے طریق پر کرے گا اور بعض دفعہ وہ دشمنی اپنے اوپر الٹ پڑے گی تو جمیع لطائف جن کا انسان کی ذات سے تعلق ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں وہ عقل کے چشمے سے پھوٹتے ہیں۔ پس اپنی عقلوں کو صیقل کرو ورنہ تمہیں کچھ سمجھ نہیں آئے گی کہ نور ہے کیا، پاؤ گے کیسے سمجھو گے جب تک عقل سلیم اور وہ ایک ہستی ہو، اپنی عقل جس کو ایک تیل سے تشبیہ دی گئی جب تک نہ دو تمہیں میسر نہیں آئے گی۔

پھر فرماتے ہیں۔

"پھر ان تمام نوروں پر ایک نور آسمانی کا جو وحی ہے نازل ہونا بیان فرمایا یہ نور وحی ہے۔"

یہ مکمل تصویر بنتی ہے دل ہو تو ایسا ہو عقل ہو تو ایسی ہو پھر اس پر آسمان سے وہ وحی کا نور اترے پھر وہ شخص ہے جو دعوت الی اللہ کا مستحق بنتا ہے۔ تو نور وحی نے اذن کا کام کیا ہے نور وحی کے بغیر اذن ہے ہی نہیں۔ نور وحی کے بغیر کسی کو اس تک پہنچنے کی ہدایت بھی موجود نہیں ہے فرمایا اذا سويته ونفخت فيه من روحي" میں آدم کو ٹھیک ٹھاک کر لوں یعنی اس کو عقل بخش دوں اس کا توازن پیدا کر دوں اس کی صفات حسنہ کو متوازن بنا دوں پھر بھی تم نے اس کی پیروی نہیں کرنی۔" و نفخت فيه من روحي جب میرا اذن اس پر اترے شعلہ امر نازل ہو تب وہ اس لائق ہو گا کہ تم نے اس کی پیروی کرنی ہے تب وہ داعی الی اللہ کے مقام پر کھڑا ہو جاتا ہے اور پھر دنیا کو اس نور کی طرف بلاتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے اسے عطا فرمایا ہے۔ فرماتے ہیں۔

"یہی حقانی اصول ہے جو وحی کے بارے میں قدوس قدیم کی طرف سے قانون قدیم ہے اور اس کی ذات پاک کے مناسب۔ پس اس تمام تحقیقات سے یہ ثابت ہے کہ جب تک نور قلب و نور عقل کسی انسان میں کامل درجے پر نہ پائے جائیں تب تک وہ نور وحی ہرگز نہیں پاتا"

جب تک یہ دونوں نور کامل نہ ہوں یعنی اس کے اندر ظرف کے مطابق کامل سے مراد ہر شخص کا اپنا ظرف ہے اس کو بھی دیکھنا ہو گا تو مراد یہ نہیں کہ ہر شخص کو ایک ہی جیسا نور وحی عطا ہوتا ہے۔ فرمایا اس کی ذات میں جو کچھ بھی صلاحیتیں ہیں جب وہ درجہ کمال کو پہنچ جائیں تب ان پر یہ شرط ہے کہ ان کے درجہ کمال پر پہنچنے کے بعد نور وحی نازل ہوتا ورنہ ہرگز نہیں۔ ایسا نور اس کو عطا نہیں ہوتا جو ان صفات کو کمال تک نہ پہنچائے۔

"اور پہلے اس سے یہ ثابت ہو چکا ہے کہ کمال عقلی اور کمال نورانیت قلب صرف بعض افراد بشریہ میں ہوتا ہے کل میں نہیں ہوتا اب ان دونوں ثبوتوں کو ملانے سے یہ امر بپایہ ثبوت پہنچ گیا کہ وحی اور رسالت فقط بعض افراد کاملہ کو ملتی ہے نہ ہر یک فرد بشر کو۔"

(براہین احمدیہ روحانی خزائن جلد ۱ صفحات ۱۹۱ تا ۱۹۸)

پس وحی اور رسالت کے مرتبے پر کھڑا کرنا کہ میرے اذن کے ساتھ آگے پیغام پہنچاؤ یہ ہر شخص کو نصیب نہیں ہوتا صرف انبیاء کاملہ کو نصیب ہوتا ہے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہم پھر دعوت الی اللہ کیسے کریں۔ نہ ہماری عقل صیقل ہو۔ درجہ کمال تک پہنچے۔ نہ دل اتنا صاف اور پاک ہو کہ ہر دوسرے میلان سے بچا ہوا ہو اور مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اور کسی کو یہ وحی کا درجہ نصیب ہی نہیں ہوتا تو ان اندھیروں میں ہم کس کی طرف بلائیں گے جو بے نور جگنو ہوں یا اندھیرے میں پھرتے ہوں ان کو حق کیا ہے۔ ان کو تو اذن بھی نہیں ملا۔ یہ وہ الجھن ہے جسے میں دور کرنے کی خاطر اب اس اقتباس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک اقتباس پڑھ کر سناتا ہوں فرماتے ہیں:

"پس میں کہتا ہوں سچے نیچے کے لئے اس نور کی تلاش میں لگنا چاہئے جو یقین کی کرار فوج کے ساتھ آسمان سے نازل ہوتا اور ہمت بخشتا اور قوت بخشتا اور تمام شبہات کی غلاظتوں کو دور کر دیتا ہے۔"

فرمایا تم سراج منیر تو نہیں بن سکتے مگر سراج منیر سے فیض تو پا سکتے ہو اور جب تک وہ فیض نہیں پاؤ گے تمہارے اندر یقین پیدا ہو ہی نہیں سکتا اور غلاظتیں صاف نہیں ہو سکتیں۔ سب سے اچھا ذریعہ DISINFECT کرنے کا سورج کی روشنی کے سامنے ڈال دینا ہے جیسے اعلیٰ پائے پر سورج کی روشنی DISINFECT کرتی ہے یعنی جراثیم کی آلودگیوں سے پاک کرتی ہے ویسی اور کوئی چیز نہیں ہے اب دیکھ لیں کب سے کائنات وجود میں آئی ہے تب سے دنیا اپنی ارتقائی ترقیات کے بعد اور حیات کی نشوونما کے بعد غلاظتوں میں ملوث ہوتی چلی جاتی ہے کیونکہ جہاں ایک طرف کسی غذا کا فیض پاتا ہو وہاں دوسری طرف اس غذا کو گندگی اور بدبودار حدت کا جسم سے نکالنا بھی ایک لازمی امر ہے بکٹیریا بھی کھاتے ہیں اور بکٹیریا بھی اپنے فضلوں کو باہر پھینکتے ہیں۔ تو اگر یہ سلسلہ جاری رہے کروڑہا سال سے تو یہ ساری دنیا غلاظتوں سے بھر جاتی یہاں تک کہ بکٹیریا کے لئے بھی سانس لینے کی جگہ نہ بچتی وہ کونسی طاقت ہے جو اس سارے نظام کو از سر نو صحت بخشتی ہے ہر غلاظت کو دور کرتی ہے اور اس کی جگہ پاکیزگی پیدا کرتی ہے۔ یہ نظام شمسی ہے۔ سورج اور آتا ہے اور ساری رات کے گند دھو کر پھر دوسرے دن چلا جاتا ہے اور پھر دوبارہ آتا ہے اور پھر وہ اس کی صفائی کرتا ہے۔ آپ کو اندازہ نہیں ہے کہ سورج کی صفائی کا نظام کتنا وسیع ہے کیسی کیسی شعاعیں اس میں موجود ہیں وہ کس کس چیز پر کیا اثر ڈالتی ہے مگر یہ امر واقعہ ہے کہ اگر سورج نہ نکلتا تو ساری دنیا گندگی سے بھر جاتی پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو سراج منیر جو فرمایا گیا تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ تم پر لازم ہے کہ ... کی غلاظتوں کو دھوؤ اور وہ بھی ممکن ہے کہ روشنی ... اس سراج منیر سے فیض پاؤ جسے خدا نے تمہیں پاک صاف کرنے کے لئے بنایا ہے وہ کیا کرتا ہے

"آسمان سے نازل ہوتا ہے اور ہمت بخشتا ہے اور قوت بخشتا ہے اور تمام شبہات کی غلاظتوں کو دھو دیتا ہے اور دل کو صاف کرتا اور خدا کی ہمسائیگی میں انسان کا گھر بنا دیتا ہے لیکن افسوس ان لوگوں پر کہ بچوں کی طرح غبار میں کھیلتے اور کوڑوں پر لیٹتے ہیں اور پھر آرزو کرتے ہیں کہ ہمارے کپڑے سفید رہیں اور حقیقی نور کو تلاش نہیں کرتے اور پھر چاہتے ہیں کہ ظلمت سے نجات پا دیں۔"

پس ہمیں کیا کرنا ہے ہمیں دنیا کو ظلمات سے نجات بخشنے کے لئے اس الٰہی نور سے تعلق باندھنا ہے جس کو سراج منیر فرمایا گیا اور وہ اذن الٰہی سے چمکتا ہے۔ اس سے اذن پاؤ گے تو تم بھی اذن کے مقام پر کھڑے ہوں گے اگر اس سے اذن نہیں پاؤ گے تو ہم بھی اذن کے مقام پر کھڑے نہیں ہوں گے اذن کا تمام دوسرا مقام ہے ایک طرف سے انسان اذن پاتا ہے اور دوسری طرف اذن جاری کرتا ہے اور آدم کو جو سجدے کی تعلیم دی گئی یا وہ یہی مضمون ہے جو بیان ہوا ہے کہ جب ہم نے اسے اذن دیا تو اسے صاحب اذن بھی بنا دیا اور پھر یہی سمجھایا گیا کہ اس کو سجدہ کرو اس کی اطاعت کرو اور یہ ... بعض دفعہ طوعی ہوتا ہے بعض دفعہ جبری ہوتا ہے طوعاً و کرہاً جیسا کہ فرمایا کہ

> جو اذن سے حصہ پاتا ہے اور پھر دعوت الی اللہ اذن سے کرتا ہے وہی ہے جو کامیاب بنایا جاتا ہے

اور یہ امر واقعہ ہے کہ وہ لوگ جو اللہ کے نور سے با شعور طور پر آنکھیں کھول کر تعلق باندھتے ہیں اور اپنے اندر اس کی گرمی محسوس کرتے ہیں ان کی باتوں میں ایک ایسی فرق پیدا ہوتی ہے کہ لوگ سنتے ہیں اور مانتے ہیں اور بعض دفعہ بڑے بڑے سرکش بھی اپنی گردنیں ان کی آواز کے سامنے جھکانے پر مجبور ہو جاتے ہیں حالانکہ وہی دلائل جب کوئی دوسرا شخص دیتا ہے تو ان کے دل پر کوئی اثر نہیں کرتے ہیں۔ پس یہ نور کی صفت ہے اور اس نور کی صفت ہے جس کو خدا تعالیٰ نے اذن کے مقام پر فائز فرمایا ہے اور وہ سب سے اعلیٰ درجے کا نور حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا نور ہے جو سراجاً منیراً بن کے چمکا پس آج اگر کسی احمدی نے دعوت الی اللہ کا حق ادا کرنا ہے تو اس نور سے فیضیاب ہوئے بغیر وہ ہرگز اس حق کو ادا نہیں کر سکتا وہ نور ہے جو اپنے دلوں میں سمانا پڑے گا اس کی روشنی اپنے اخلاق میں ڈال کر اپنے اخلاق کو چمکانا پڑے گا۔ جتنی جتنی روشنی تم پاؤ گے اتنا ہی تم صاحب نور ہوتے چلے جاؤ گے اتنا ہی خدا کی طرف بلانے کے حقدار بنتے چلے جاؤ گے ورنہ نہیں یہ حق نصیب نہیں ہوتا۔

فرماتے ہیں:

"حقیقی نور وہ ہے جو تسلی بخش نشانوں کے رنگ میں آسمان سے اترتا اور دلوں کو سکینت اور اطمینان بخشتا ہے"

پس ایک طرف فرمایا کہ یہ صرف ان کے لئے ہے جن کو انبیاء کا مقام عطا کیا گیا ہے زمرہ انبیاء کہا جاتا ہے۔ دوسری طرف تعلق باللہ کی نفی نہیں فرمائی گئی الہام کی نفی نہیں فرمائی گئی اس وحی کی نفی نہیں فرمائی گئی جو وحی نبوت سے علاوہ ہے۔ پس بالکل یہ نہ سمجھ بیٹھیں کہ باقی سب بالکل کورے اور بے فیض ہی رہیں گے نور سے آپ کا تعلق باندھنا ضروری ہے کیونکہ وہی مقام نور پہ اترتا ہے خواہ وہ غیر نبی کی وحی ہو وہ بھی مقام نور چاہتی ہے۔ پس محمد رسول اللہ کے نور سے فیضیاب ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ یہی آخری مقام ہے آخری مقام کی طرف یہ تعلق لے کر جایا کرتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم سے تعلق آپ کو اس مرتبے تک پہنچا دیتا ہے جہاں خدا کی توجہات اترتی ہیں جہاں خدا کا پیار نازل ہوتا ہے اور یہ توجہات اور یہ پیار انبیاء کے لئے خاص نہیں بلکہ ہر انسان کو عطا ہو سکتے ہیں۔

"جو تسلی بخش نشانوں کے رنگ میں آسمان سے اترتا اور دلوں کو سکینت اور اطمینان بخشتا ہے اسی نور کی ہر ایک نجات کے خواہشمند کو ضرورت ہے"

فرمایا کوئی بھی نجات کا خواہشمند ایسا نہیں جو اس نور کے بغیر گزارا کر سکے اور یہ نور ہر ایک کو عطا ہو سکتا ہے مگر اس دور میں حضرت اقدس محمد رسول اللہ کے بغیر عطا نہیں ہو سکتا

"کیونکہ جس کو شبہات سے نجات نہیں اس کو عذاب سے بھی نجات نہیں جو شخص اس دنیا میں خدا کے دیکھنے سے بے نصیب ہے وہ قیامت میں بھی تاریکی میں گرے گا خدا کا قول ہے کہ من کان فی ھٰذہٖ اعمیٰ فھو فی الاٰخرۃ اعمیٰ"

یعنی اس کا مطلب ہے جو کوئی بھی اس دنیا کی زندگی میں اندھا ہوگا تو وہ آخرت میں بھی اندھا اٹھایا جائے گا۔

"اور خدا نے اپنی کتاب میں جابجا اشارہ فرمایا ہے کہ میں اپنے ڈھونڈنے والوں کے دل نشانوں سے منور کروں گا"

پس وحی اگر انبیاء کے لئے مخصوص ہے تو وحی رسالت ہے جیسا کہ بات حضرت مسیح موعود فرما رہے ہیں دوسری وحی کی بہت اقسام ہے جو نہ صرف یہ کہ ہر مومن کو نصیب ہو سکتی ہیں بلکہ ہوتی ہیں اور اپنے ساتھ نشانات لے کر آتی ہیں اور ان کے بغیر ہمیں نور کو

آگے پہنچانے کا حق ہی نہیں ملتا اذن ہی نصیب نہیں ہوتا۔ تو بغیر اذن کے تبلیغ کرو گے تو اندھیروں سے اندھیروں کی طرف ہی بلاؤ گے کوئی بھی اس کا فائدہ نہیں ہے اور تمہاری تبلیغ میں برکت کبھی نہیں ملے گی۔ جو لوگ پیدا ہوں گے وہ ویسے ہی اندھیروں میں ہوں گے جیسے پہلے تھے لیکن وہ لوگ جو تعداد کے لحاظ تبلیغ کرتے ہیں ان کو یاد رکھنا چاہیئے کہ انہوں نے دنیا کو کوئی بھی فیض نہیں پہنچایا۔ جیسے سیاہ بخت پہلے تھے وہ لوگ ویسے ہی سیاہ بخت بعد میں رہے نام بدل گئے کسی کو آپ نے غیر احمدی مسلمان سے احمدی مسلمان کہہ دیا کسی کو عیسائی سے مسلمان بنا دیا۔ کسی کو بت پرست سے اسلام کے دائرے میں لے آئے مگر سوال یہ ہے کہ کیا اس کے نتیجے میں ان کو کوئی ایسی روشنی نصیب ہوئی ہے جو پہلے نہیں تھی۔ اگر ہوئی ہے اور وہ وہ روشنی ہے جو آپ نے فیضان محمد مصطفےٰ سے پائی تھی (صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم) تو پھر ان کو زندہ کرنے کے سامان پیدا کر دئیے پھر وہ نور جیسا کہ میں نے پہلے بیان کیا تھا بڑھنے کی صلاحیت رکھتا ہے [illegible] کہ آگے نشوونما پائے مگر اس کا پہلا بیج بویا جانا لازم ہے اس کے بغیر از خود کوئی شخص اندھیروں سے روشنی کی طرف سفر نہیں کر سکتا۔ پھر فرماتے ہیں ۔

"یہاں تک کہ وہ خدا کو دیکھیں گے"

(یعنی فی ھذہٖ اعمیٰ وفی الاخرۃ اعمیٰ کی تشریح میں فرماتے ہیں)۔

"اپنی کتاب میں بہت جگہ اشارہ فرمایا ہے کہ میں اپنے ڈھونڈنے والوں کے دل تمنا تواں ... گا

یہاں اندھا ہونے کی کوئی شرط نہیں ہے۔

یہاں تک کہ وہ خدا کو دیکھیں گے اور میں اپنی عظمت انہیں دکھلاؤں گا۔ یہاں تک کہ سب عظمتیں ان کی نگاہ میں ہیچ ہو جائیں گی"

یہ بھی ایک بہت اہم نکتہ ہے جس کا دعوت الی اللہ سے تعلق ہے وہ یہ ہے جن کی نظر میں خدا کے سوا اور عظمتیں ہیں ان کو وہ جرأت اور وہ سر بلندی نصیب ہی نہیں ہوتی جو خدا کی طرف سے نمائندہ بن کر کلام کرنے والے کو ہوتی ہے۔

کئی بار میں حضرت چوہدری فتح محمد صاحب رضی اللہ عنہ کی مثال دے چکا ہوں جن کا اسی مسجد فضل سے تعلق تھا جن کی ابتدائی کوششوں کے نتیجہ میں یہ جگہ خریدی گئی ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ یہ جانتے ہوئے باوجود کہ آپ کو اپنے کپڑوں کی ہوش نہیں جوتوں کی ہوش نہیں اور اپنی چیزیں جگہ جگہ ڈھونڈتے پھرتے ہیں جب گورنر وغیرہ یا بڑی بڑی دنیاوی شخصیتوں کو کوئی پیغام دینا ہوتا تو چوہدری فتح محمد صاحب کو بھی بھجوایا کرتے تھے بلکہ بسا اوقات آپ کو بھجوایا ایک معین کام دے کر اب کسی نے یہ دیکھا کہ چوہدری صاحب تو بالکل سادہ سے آدمی ہیں بعض دفعہ جاتے ہیں تو اپنے نیفے کی چھوٹی سی شلوار کا ازار بند باہر نکل جاتا ہے جو لٹکتا رہتا ہے صرف اور کوئی ہوش نہیں کہ میں نے کیا پہنا ہوا ہے یہ جب گورنر سے ملتے ہوں گے جا کے تو پتہ نہیں ان کے دل کا کیا حال ہوتا ہوگا کس طرح یہ کانپتے ہوں گے اس کے سامنے تو اس نے سوال کیا کہ آپ جاتے ہیں تو آپ کو کیا لگتا ہے بتائیں تو سہی انہوں نے کہا لگنا کیا ہے مجھے لگتا ہے کہ میرے سامنے پنجابی میں کہا "مکوڑی چیڑی دا بوٹ پیا ہوندا" کہتے ہیں میں خدا کا نمائندہ وہ دنیا کا نمائندہ مجھے کیا لگتا ہے اس کے سوا جیسے سامنے چیڑی کا بوٹ یعنی وہ بچہ جو ابھی انڈے سے نکلا ہے جس کے پر و بال نہیں نکلے مرغی کا بچہ نہیں فرمایا جو بڑا خوبصورت دکھائی دیتا ہے کیونکہ جتنا ہے بیچارہ ... چڑی کا بوٹ ہے ویسا کوئی بھی بے اختیار

نہیں ہوتا نہ بال نہ شکل نہ صورت۔ وہ کچے گوشت کی پوٹ سی پڑی ہوتی ہے نہ کھا سکتا ہے نہ مدد کے بغیر ایک دن بھی زندہ رہ سکتا ہے گرمی بھی ماں سے پاتا ہے تو گرمی ملتی ہے ورنہ اس کی ذات میں کوئی گرمی بھی نہیں ہوتی حقیقت میں۔ فرمایا مجھے تو لگتا ہے میرے پاس کوئی چڑی کا بوٹ بیٹھا ہوا ہے تو یہ ہے وہ نور کی علامت جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ اللہ کی طرف سے عطا کی جاتی ہے فرماتے ہیں خدا بتلاتا ہے کہ میں اپنی عظمت انہیں دکھلاؤں گا یہاں تک کہ سب عظمتیں ان کی نگاہ میں ہیچ ہو جائیں گی۔

یہ مرتبہ اور مقام ہے داعی الی اللہ کا کہ ہر دوسری عظمت ہیچ ہو چکی ہو اور جو عظمت اس طرح جلوہ گر ہو کہ اس کے سامنے ہر عظمت ہیچ ہو جائے اس کی طرف بلانے کا آپ کو حق بھی ہے اور آپ کو طاقت بھی ہے اور آپ کی آوازیں دیکھیں کیسی شوکت پیدا ہو جائے گی۔ یہی باتیں ہیں جو میں نے مراد رستہ خدا کے ... سے سنی ہیں یعنی مسیح موعود علیہ السلام فرما رہے ہیں۔

"پس میری روح بول اٹھی کہ نجات کی یہی راہ ہے اور گناہ پر غالب آنے کا یہی طریق ہے۔ حقیقت تک پہنچنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم حقیقت پر قدم ماریں فرضی تجویزیں اور خیالی منصوبے ہمیں کام نہیں دے سکتے ہم اس بات کے گواہ ہیں اور تمام دنیا کے سامنے اس شہادت کو ادا کرتے ہیں کہ ہم نے اس حقیقت کو جو خدا تک پہنچاتی ہے قرآن سے پایا ہے۔ ہم نے اس خدا کی آواز سنی اور اس کے پرزور بازو کے نشان دیکھے جس نے قرآن کو بھیجا۔ سو ہم یقین لائے کہ وہی سچا خدا اور تمام جہانوں کا مالک ہے اور ہمارا دل اس یقین سے ایسا پر ہے جیسا کہ سمندر کی زمین پانی سے سو ہم بصیرت کی راہ سے اس دین اور اس روشنی کی طرف ہر ایک کو بلاتے ہیں"۔

یہ ہے بصیرت کی راہ جو داعی الی اللہ کے لئے ضروری ہے فرماتے ہیں۔

"ہم نے اس نور حقیقی کو پایا جس کے ساتھ سب ظلماتی پردے اٹھ جاتے ہیں اور غیر اللہ سے درحقیقت دل ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ یہی ایک راہ ہے جس سے انسان نفسانی جذبات اور ظلمات سے ایسا باہر آ جاتا ہے جیسے سانپ کینچلی سے نکل آتا ہے۔

یعنی اپنی کینچلی کو جب سانپ چھوڑتا ہے تو پھر کبھی اس کی طرف نہیں لوٹتا بظاہر سانپ کی مثال تو بڑی کریہہ ناک سی مثال ہے لیکن زندگی کی مثالوں میں اس سے بہتر مثال دی نہیں جا سکتی کہ کوئی ایسی حالت سے اس طرح باہر آ جائے کہ دوبارہ پھر اس کی طرف لوٹنے کا خیال بھی نہ کرے یہ کار وجود کے اوپر پہلے وجود کو ختم کر دے پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس نور کی طرف بلاتے ہوئے اس کی کامل مثال آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی صورت میں پیش فرماتے ہیں۔ فرماتے ہیں۔

"وہ اعلیٰ درجے کا نور جو انسان کو دیا گیا یعنی انسان کامل کو وہ ملائک میں نہیں تھا نجوم میں نہیں تھا"

اب یہ جو اقتباس ہے ہمارے جلسوں میں بسا اوقات اس لئے پیش کیا جاتا ہے کہ بہت پرشوکت کلام اور فصاحت و بلاغت کے آسمان پر ایسا بلند اور ارفع چمک رہا ہے کہ حیرت کے ساتھ نظریں اٹھتی ہیں کہ کسی قلم میں یہ طاقت ہو کہ ایسا خطبہ بیان کر سکے لیکن اس ظاہری جذب میں ہی لوگوں کی آنکھیں اٹکی رہتی ہیں آواز کی شوکت اور اس کے حسن میں ہی کان اٹکے رہتے ہیں یہ نہیں سوچتے کہ یہ وہ مضامین ہیں جن میں ڈوبے بغیر آپ

کو ان مضامین سے کوئی بھی فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔ محض یہ دعویٰ کر دینا کہ فلاں میں تھا فلاں میں نہیں تھا ایسے دعوے تو سب مذہب والے کرتے ہی رہتے ہیں۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلام میں ادنیٰ درجہ بھی مبالغے کا موجود نہیں۔ جب آپ فرماتے ہیں تو یہ فرماتے ہیں اور حقیقت پر نظر رکھ کے جیسے سامنے دیوار پر لکھا ہوا دیکھ رہے ہوں اور اسے پڑھ رہے ہوں اس طرح آپ کے سامنے عرفان کے مضمون بیان فرماتے ہیں۔

"وہ اعلیٰ درجے کا نور جو انسان کو دیا گیا یعنی انسان کامل کو وہ ملائک میں نہیں تھا، نجوم میں نہیں تھا"

اب ملائک میں کون سا نور ہے جو نہیں تھا۔ وہ نور سے پیدا ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بھی اس مضمون کو کھولا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے ایک حدیث میں فرمایا کہ ملائکہ کو نور سے پیدا کیا گیا ہے جب کہ شیطان کو آگ سے پیدا کیا گیا ہے۔ تو کیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تک اس حدیث کی رسائی نہیں تھی۔ نعوذ باللہ من ذالک آپ نہیں جانتے تھے کہ ملائکہ نور سے پیدا ہوئے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود یہ عبارت سو فیصدی درست ہے۔ اس میں ادنیٰ بھی شبہ کی گنجائش نہیں۔ وہ اعلیٰ درجہ کا نور جو انسان کو دیا گیا وہ ملائک کو نہیں ملا۔ اور وہ اعلیٰ درجہ کا نور اعلیٰ تھا۔ اس کا ثبوت خود حضرت اقدس محمد رسول اللہ کے معراج نے ہمارے سامنے پیش کر دیا۔ ملائک میں سے اعلیٰ فرشتہ، سب سے اعلیٰ وجود روح القدس ہے اس سے اونچا فرشتوں کا وجود تصور نہیں ہو سکتا۔ اور معراج کی شب جو عجیب روحانی کشف حضرت محمد رسول اللہ کو دکھایا گیا ایک ایسے مقام پر آپ پہنچے جہاں جبرائیل کے پروں نے جواب دے دیا یعنی اس کی اڑان کی طاقتیں ختم ہو گئیں۔ اس نے کہا اس سے آگے میں نہیں جا سکتا، تیرا مقام ہے تو آگے چل۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہرگز کسی بھی زبان کی خوبصورتی کی خاطر کلام نہیں فرماتے۔ یہ دل کی قوت ہے جو نور سے پھوٹتا ہے وہ ہے جو کلام میں حسن پیدا کر رہا ہے۔ ادنیٰ بھی اس میں جھوٹ اور مبالغے کا شائبہ نہیں۔

"یعنی انسان کامل کو وہ ملائک میں نہیں تھا، نجوم میں نہیں تھا۔"

اب نجوم کے اندر نور تو ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خود بھی لکھ چکے ہیں کہ ہر چیز کا آغاز ہی نور سے ہوا ہے تو کیسے ہو سکتا ہے کہ نجوم میں نور نہ ہو۔ مگر اس نور میں وہ زندگی نہیں وہ اعلیٰ مقصد کے حصول کی صلاحیتیں موجود نہیں ہیں جو انسان کو اس کے درجہ کمال تک پہنچانے کی خاطر عطا کیا جاتا ہے۔

"قمر میں نہیں تھا، آفتاب میں بھی نہیں تھا۔"

یعنی یہ نور جو ہے قمر اور آفتاب کے یہ دنیاوی زندگی تو پیدا کر سکتے ہیں مگر دنیاوی زندگی پیدا کرنے کا جو مقصد ہے وہاں تک نہیں پہنچا سکتے۔ کیونکہ وہ مقصد وہی اعلیٰ مضمون ہے، بالا مضمون ہے۔ یہ زندگی بے کار ہے اگر بالآخر خدا سے نہ جا ملے تو اس کے لئے دنیا کا سورج نہیں سراجاً منیراً چاہئے۔ اس کا نور اس سے اعلیٰ اور ارفع نور ہے۔ فرماتے ہیں یہ ظاہری باتوں میں بھی جو نور ہے وہ بھی محمد رسول اللہ کے نور کے سامنے کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ اور جو چھپے ہوئے نور ہیں خزانوں کی صورت میں ان کی بھی کوئی حیثیت محمد رسول اللہ کے نور کے مقابل پر نہیں۔ فرماتے ہیں۔

"قمر میں نہیں تھا، آفتاب میں بھی نہیں تھا۔ وہ زمین کے سمندروں اور دریاؤں میں بھی نہیں تھا۔ وہ لعل اور یاقوت اور زمرد اور الماس اور موتی میں بھی نہیں تھا۔ غرض وہ کسی چیز ارضی و سماوی میں نہیں تھا۔ صرف انسان میں تھا یعنی انسان کامل میں"

اب انسان سے مراد یہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم ہی ہیں۔ یاد رکھیں۔ وہ تمام کائنات وجود جن کے متعلق فرمایا وہ نور سے مرصع ہوتے ہیں ان پر درجہ انزل ہے یعنی منجملہ انبیاء سب کو آپ کا ظل بیان فرما رہے ہیں۔

"یعنی انسان کامل میں۔ جس کا اتم اور اکمل اور اعلیٰ اور ارفع فرد ہمارے سید"

یعنی تمام کاملین میں سے سب سے اکمل۔ تمام انبیاء بلند پایہ مگر بلند تر ان سب سے بڑی شان والے ہیں مگر اس شان کا حامل جیسے محمد رسول اللہ ہیں ان میں اور کوئی نہیں تھا۔

"اعلیٰ و ارفع فرد ہمارے سید و مولا سید الانبیاء، سید الاحیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم ہیں۔ سو وہ نور اس انسان کو دیا گیا اور حسب مراتب اس کے تمام ہم رنگوں کو بھی۔"

پس وہ جو درجہ کمال والے تھے وہ حسب مراتب ہیں اور محمد رسول اللہ کے ہم رنگ قرار پائے ہیں۔

"یعنی ان لوگوں کو بھی جو کسی قدر وہی رنگ رکھتے ہیں۔"

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد ۵)

یہاں امت محمدیہ کے لئے بھی ایک خوشخبری ہے۔ اس کا ایک اشارہ سابقہ انبیاء کی طرف بھی ہے اور ایک اشارہ کرنے والے امت کے افراد کی طرف بھی ہے جو کسی قدر وہی رنگ رکھتے ہوں۔ یعنی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی سیرت کے نور سے آپ منور ہونے شروع ہوں تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ پر بھی نور ضرور اترے گا۔ اور آپ بھی اس مقام پر کھڑے ہوں گے کہ ایک طرف سے اذن الٰہی کے سامنے اپنا سر جھکا رہے ہوں گے اور دوسری طرف اذن الٰہی تمام دنیا کی گردنیں آپ کے سامنے جھکا دے گا اور آپ کی آواز میں وہ قوت اور شوکت اور عظمت پیدا ہو گی جس کی دنیا کو انکار کی مجال نہیں رہے گی۔

خدا کرے کہ یہ دعوت الی اللہ کا نور ہمارے آوازوں کو روشن کر دے اور ہم تمام دنیا کو محمد رسول اللہ کے نور سے بھر دیں۔ اس مقصد کے ساتھ اب اپنے بقیہ سال کے مہینوں میں محنت کریں۔ اگر پہلے کوئی اندھیرے تھے۔ کوئی اور نیتیں تھیں، کچھ اور نفس کی بڑائی کی تمنائیں تھیں تو ان سب کی گردنوں پر چھری پھیر کر اور پاک اور صاف دل کے ساتھ اس میدان میں آگے بڑھیں۔ اللہ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

تقریب رخصتانہ

خاکسار کی بیٹی عزیزہ رخسانہ پروین کا نکاح مورخہ ۲۴ فروری ۱۹۹۶ء کو عزیز مبشر احمد ابن مکرم عباس ایوب صاحب آف بھاگلپور کے ساتھ مکرم مولوی نسیم احمد صاحب طاہر مبلغ سلسلہ نے گیارہ ہزار روپے ۱۱۰۰۰ روپے حق مہر پر پڑھایا۔

اگلے دن ۲۵ فروری کو رخصتی کی تقریب عمل میں آئی احباب کرام سے رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت و مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

(سید عقیل احمد آف جمشید پور)

درخواست دعا میرے بیٹے عزیزم مقبول احمد عنقریب MBA یعنی ماسٹر آف پرسنل مینجمنٹ کا امتحان پونا یونیورسٹی سے دے رہے ہیں احباب ان کی نمایاں کامیابی اور روشن مستقبل کے لئے درخواست دعا ہے۔ اسی طرح خاکسار اپنے لئے بھی دعا کی درخواست کرتا ہے۔

(منظور احمد آف لکھنؤ کے درویش قادیان)

قادیان میں عید اضحی کی تقریب

۲۹ اپریل کو صبح ۹ بجے احمدیہ گراؤنڈ کے تیار شدہ وسیع پنڈال میں اہالیان قادیان اور ہزاروں کی تعداد میں مضافات قادیان سے تشریف لانے والے مسلمان بھائیوں نے نماز عید پڑھی محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے نماز پڑھائی اور خطبہ ارشاد فرمایا آپ نے قیام توحید کے لئے خانہ کعبہ کی تعمیر اور حضرت ابراہیم و اسماعیل علیہ السلام کی قربانیوں کا تفصیل سے ذکر کرتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی اتباع میں آنے والے آپ کے روحانی فرزند حضرت امام مہدی علیہ السلام کی توحید کے قیام کے لئے قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے حاضرین کو بھی اس کے لئے ہمیشہ تیار رہنے کی تلقین فرمائی۔

آخر پر آپ نے ایم ٹی اے کے حوالے سے اس مبارک موقع پر حضور انور ایدہ اللہ کی طرف سے عید مبارک کا پیغام دیا اور اجتماعی دعا کرائی۔ حسب سابق امسال بھی تمام مہمانان کرام کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لنگر خانہ سے کھانا کھلایا گیا۔ جس کے لئے تعلیم الاسلام ہائی سکول و مدرسہ احمدیہ کے کمروں صحن برامدہ اور ہال میں بہترین انتظام کیا گیا تھا۔ اس سلسلہ میں انصار خدام اور اطفال نے نہایت خندہ پیشانی اور خوش اسلوبی سے ڈیوٹیاں انجام دیں فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

(ادارہ)

امراء و صدر صاحبان توجہ فرمائیں

جملہ امراء و صدر صاحبان جماعتہائے احمدیہ بھارت کی اطلاع کے لئے یہ اعلان ہے کہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے امسال جلسہ سالانہ یو کے مورخہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ جولائی ۱۹۹۶ء کو اسلام آباد ٹلفورڈ، برطانیہ میں منعقد ہو رہا ہے اس میں شرکت کے خواہش مند احباب و خواتین کے کوائف حسب سرکلر نظارت امور عامہ میں اپنی تصدیق کے ساتھ جلد از جلد بھجوا دیں تاکہ انہیں لندن سے آمدہ دعوت نامے / سپانسر شپ بھجوائے جا سکیں جسے وہ دہلی کے برطانیہ ہائی کمیشن (BRITISH EMBASSY) یا اپنے علاقہ کے کونسلیٹ —— (COUNSULATE) میں پیش کر کے ویزا حاصل کر سکیں۔

جلسہ کی عظیم الشان کامیابی کے لئے بھی درخواست دعا ہے۔

(ناظر امور عامہ قادیان)

SOUTHZOON

ساؤتھ زون احمدیہ مسلم کانفرنس

ساؤتھ زون یعنی صوبہ آندھرا پردیش۔ کرناٹک۔ کیرلہ اور تامل ناڈو کی جماعتہائے احمدیہ کی سالانہ کانفرنس انشاء اللہ ۲۹، ۳۰ جون ۱۹۹۶ء کو (بروز ہفتہ و اتوار) حیدر آباد میں منعقد ہو گی۔

ان چار صوبوں کے علاوہ دیگر صوبوں سے شرکت کے خواہش مند احباب مکرم سیٹھ محمد بشیر الدین صاحب صوبائی امیر آندھرا پردیش سے مندرجہ ذیل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس کانفرنس کو ہر جہت سے کامیاب فرمائے۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

AHMADIYYA MUSLIM MISSION
NEAR AFZAL GUNJ BUS STAND
HYDERABAD (AP) PIN - 500012
PHONE. NO. 040 - 510591

ایڈیشنل ناظم وقف جدید بیرون

جملہ احباب جماعت و عہدیداران اور معلمین و مبلغین کرام کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم مولوی محمد ایوب ساجد صاحب کو ایڈیشنل ناظم وقف جدید بیرون مقرر فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کا یہ تقرر ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور انہیں مقبول خدمات دینیہ بجا لانے کی توفیق دے آمین۔

صدر مجلس وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

ضروری اعلان بابت انتخاب عہدیداران

جن جماعتوں میں تاحال ۱۹۹۵ء تا ۱۹۹۸ء کا انتخاب عہدیداران عمل میں نہیں آیا ان کے صدر صاحبان و امراء ضلع سے درخواست ہے کہ براہ مہربانی ایک ماہ کے اندر اندر اپنی جماعتوں کا انتخاب عہدیداران کروا کر مرکز سے منظوری حاصل کر لیں

نوٹ: ابھی تمام جماعتوں کے صدر صاحبان نیز صوبائی امراء کو بھی بذریعہ خط توجہ دلائی جا رہی ہے۔ (ناظر اعلیٰ قادیان)

درخواست دعا

- میری اور اہلیہ کی تندرستی اور بچوں کے بہتر رشتے ملنے کے لئے درخواست دعا ہے۔ بشیر احمد شاکر ساؤتھ آل (U.K)
- محترم مولانا محمد اسماعیل صاحب مربی سلسلہ ربوہ تمام احباب کی خدمت میں السلام علیکم عرض کرتے ہوئے محترم محمد الیاس صاحب منیر سابق اسیر راہ مولیٰ حال فرینکفرٹ کی بیوی بچوں کی تندرستی روحانی و جسمانی ترقیات اور دور ابتلاء کے ختم ہونے کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔
- مکرم سیٹھی سہیل صاحب اپنے بیٹے سجیل احمد سہیل کی درازی عمر اور خادم دین ہونے کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔ (ادارہ بدر)
- عزیز مقبول احمد خان ابن مکرم روشن دین صاحب موضع سیری (پنجاب) اوپر سے جانور گرنے کی وجہ سے سخت زخمی ہوئے ہیں اور ریڑھ کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے لمبے عرصہ سے علاج چل رہا ہے ابھی تک مکمل شفا یابی نہیں ہوئی عزیز نو احمدی ہے اور دینی تعلیم میں کافی دلچسپی لیتا ہے شفاء کاملہ عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔ (مہتمم اطفال بھارت)
- مکرمہ صدیقہ النذین ساجد صاحبہ امریکہ سے اپنے مرحوم شوہر مکرم ڈاکٹر ایچ ایم۔ ساجد صاحب کی مغفرت اور بلندی درجات نیز اپنے بچوں اور اپنی صحت و تندرستی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے درخواست دعا کرتی ہیں۔
- مکرم حاجی منظور احمد صاحب درویش قادیان ۲۰/- روپے اعانت بدر ادا کرتے ہوئے اپنے بیٹوں اور بیٹیوں نیز اپنی اور اہلیہ کی صحت و تندرستی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔
- اللہ تعالیٰ نے خاکسارہ کو B.Ed میں کامیابی عطا فرمائی ہے الحمد للہ مزید کامیابیوں اور روشن مستقبل کے لئے درخواست دعا ہے۔ (سلیمہ شہناز قادیان)
- خاکسار کے چچا اور دو بہنیں کراچی میں رہتے ہیں انکے امن و امان اور ہر شر سے محفوظ رہنے کے لئے درخواست دعا ہے۔ (محبوب احمد امروہی قادیان)

شکریہ خط کیلئے

● --- محترم مولانا عطاء المجیب صاحب راشد انچارج مبلغ انگلستان تحریر فرماتے ہیں:---

" بدر کا جلسہ سالانہ نمبر موصول ہوا جزاکم اللہ احسن الجزاء ماشاء اللہ بہت ہی جامع اور مخصوص معلومات پر مشتمل ایک یادگاری نمبر ہے جو داعیان الی اللہ کے لئے بے حد مفید ثابت ہوگا۔ آپ نے اس ایک پرچہ میں بے شمار تبلیغی معلومات بڑی محنت سے یکجا کر دی ہیں۔ بہت بہت مبارک ہو۔"

★ --- محترم مولانا صاحب ! ——— اس خاص نمبر کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے [illegible] مقبولیت عطا کی ہے اور اسی وجہ سے اب اسے مزید طبع کروایا گیا ہے۔ حوصلہ افزائی کے لئے بہت بہت شکریہ !

● --- محترم شیخ مبارک احمد صاحب امریکہ سے تحریر فرماتے ہیں:---

" اخبار بدر باقاعدہ کئی سالوں سے منگوا رہا ہوں۔ دلچسپی سے اس کے محتویات کا مطالعہ کرتا ہوں۔ آج صبح ۲۲ فروری کا شمارہ دیکھ رہا تھا صفحہ اول پر ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام پڑھ کر خاص روحانی لطف اور حظ حاصل ہوا۔ ماشاء اللہ آپ کے اداریے بھی اور دیگر مضامین کا انتخاب بتاتا ہے کہ آپ خاص محنت اور لگن سے اپنے فریضہ کو بجا لا رہے ہیں۔

خاص نمبر کے لئے آپ بہت مبارکباد کے مستحق ہیں۔ ہر مضمون پوری تحقیق اور تعمیق سے بہت موثر انداز میں قلمبند کیا گیا ہے۔ یہ سب دوست اور علماء دلی شکریہ کے مستحق ہیں۔"

★ --- محترم شیخ صاحب ! حوصلہ افزائی کے لئے ہم آپ کے بے حد ممنون ہیں۔ امید ہے آئندہ آپ مفید مشوروں سے بھی نوازتے رہیں گے۔

● --- امرتسر سے شری اوم پرکاش سونی جرنلسٹ رقمطراز ہیں:---

" بدر ملتا رہتا ہے۔ شکریہ ! اُتم ہندو نے جو شائع کیا وہ افسوسناک ہے اس کا جواب بھی معقول طور پر دیا گیا ہے۔ جناب شاہ دین اعوان (جرمنی) نے ستیارتھ پرکاش اُردو کا ذکر کیا ہے۔ اُردو ترجمہ میرے پاس ہے۔ نایاب ہے برسوں سے سنبھال کر رکھا ہے۔

بدر کے اداراتی نوٹ ہمیشہ قابل مطالعہ رہتے ہیں جو آپ کی علمی بصیرت کی عکاسی کرتے ہیں۔"

★ --- سونی جی ! خط لکھنے اور حوصلہ افزائی کرنے کے لئے بہت بہت شکریہ۔ شاہ دین اعوان صاحب کو آپ کا ایڈریس دے کر خط لکھ دیا گیا ہے۔ اُمید ہے وہ آپ سے کتاب "ستیارتھ پرکاش" کے تعلق سے خط و کتابت کریں گے۔

● --- جموں توی سے اوم پرکاش گپتا جی لکھتے ہیں:---

" آپ کا ایک سیر حاصل مضمون بعنوان " ہندو مسلم مذہبی لیڈر ایک دوسرے کے وچاروں کو حوصلہ سے سُنیں" روزنامہ ہند سماچار، پنجاب کیسری اور جگ بانی میں ایڈیٹوریل صفحہ پر پڑھا۔ آپ کے مضمون کے آخری پیراگراف کے آخری الفاظ

" تو رہ رہ کر یہی خیال آتا رہا کہ ہوشیارپور زندہ دل اور انسان دوست لوگوں کا شہر ہے"

یہ حقیر ساخط آپ کو اس لئے تحریر کرنے کی جسارت کر رہا ہوں کہ آپ نے محض ہوشیارپور ہی دیکھا ہے۔ جموں توی نہیں۔ جموں ہوشیارپور سے بھی زیادہ زندہ دل انسانوں کا شہر ہے اگر آپ جموں آکر اپنی پسند کے سماجی۔ سیاسی یا دھارمک لوگوں سے ملیں تو آپ کو میری بات کا یقین آجائے گا۔"

★ --- گپتا صاحب ! یاد فرمائی کے لئے ممنون ہوں۔ عرض ہے کہ خاکسار کو کئی مرتبہ جموں آنے کا موقعہ ملا ہے۔ بلکہ آپ جیسے بہت سے انسان دوست احباب سے ملاقات بھی ہے۔ جموں باب الکشمیر کے بھلا کیا کہنے۔ آپ سے درخواست ہے کہ جموں کی سیکولر شان کو زندہ رکھنے میں آپ جیسے دوست سامنے آئیں تو ہمارا ہر طرح تعاون آپ کے ساتھ ہوگا۔ ویسے آپ نے اپنا مکمل ایڈریس نہیں لکھا تا آپ سے کبھی ملاقات ہو سکے۔ خدا آپ کو ہمیشہ خوش رکھے۔

معاندِ احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مُفسد مُلّاؤں کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے خصوصیّت سے حسبِ ذیل دُعا بکثرت پڑھیں:-

اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَسَحِّقْهُمْ تَسْحِيْقًا

اَے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور اُن کی خاک اُڑا دے۔

ضرورت ہے

کانپور میں احمدیہ تبلیغی مرکز کے لئے ایک خادم مسجد کی ضرورت ہے جو کہ صوم وصلوٰۃ کا پابند ہو، نیک سیرت ہو۔ پانچوں وقت خوش الحانی سے اذان دے سکے۔ ضرورت پڑنے پر چھوٹے بچوں کو اُردو اور قرآن کریم ناظرہ (سیپارہ) پڑھا بھی سکے۔ اور نماز باجماعت بھی پڑھا سکے۔ جماعتی معلومات بھی رکھتا ہو۔ کیونکہ اکثر و بیشتر لوگ معلومات حاصل کرنے آیا کرتے ہیں۔ تنہا فرد ہو۔ ماہوار مشاہرہ 750/- روپے دیا جائے گا۔

ظفر عالم خان امیر جماعت احمدیہ کانپور

طالبِ دُعا:- محبوب عالم ابن محترم حافظ عبدالمنان صاحب مرحوم

M/S NISHA LEATHER

SPECIALIST IN LEATHER BELTS, LEATHER LADIES AND GENTS BAG, JACKETS, WALLETS ETC.

19, A. JAWAHAR LAL NAHRU ROAD.
CALCUTTA - 700081.

PHONE:- 543105

Star CHAPPALS

WHOLE SELLERS OF HIGH QUALITY LEATHER & RUBBER CHAPPALS.

105/661, OPP. BLOCK NO. 7 FAHIMABAD COLONY
KANPUR-1 Pin.- 208001.

C.K. ALAVI RABWAH WOOD INDUSTRIES

MAHDI NAGAR, VANIYAMBALAM - 679339 (KERALA)

TIMBER LOGS SAWN SIZE

TEAK POLES & WOODEN FURNITURE.

PHONE, 26-3287.

PRIME AUTO PARTS

HOUSE OF GENUINE SPARES.

AMBASSADOR & MARUTI

P, 48 PRINCEP STREET
CALCUTTA - 700072.

قطعاتِ مُومن

(۱)

ہر قدم پر ٹھوکریں انساں کھاتا ہے مدام
چھوٹے بچوں کی طرح گرنا سنبھلنا اس کا کام
گر خدا کا فضل اُس کی دستگیری نہ کرے
چل نہیں سکتا کبھی وہ ایک لمحہ ایک گام

(۲)

غور کر مولیٰ کے اسماء پر ہمیشہ صُبح و شام
ذکرِ مولیٰ ہر گھڑی کر نیکیوں کا اِہتمام
اپنے محسن مصطفےٰؐ پر دل سے تم بھیجو سلام
پیروی سے جس کے ملتے ہیں خُدا کے سب اِنعام

(۳)

ہر گھڑی شیطان سے غافل نہ ہو مومن کبھی
اپنے مولیٰ کی محبت کو بنا اپنا تعویز
عجز کی راہوں پہ چل تو کِبر سے پرہیز کر
تب رہے گا اپنے ربّ کی نظر میں تو عزیز

(۴)

تیری عزت خاک میں مل جائے کچھ پرواہ نہ کر
کچھ بھی ہو جائے تو رشتہ عشق کا توڑا نہ کر
عشق ہے تیرا اگر سچا تو مومن یاد رکھ!
اُس کے جو عاشق ہیں اُن سے منہ کبھی موڑا نہ کر

(۵)

اُس کے پیار کا بازو تھامے طوفانوں سے گزرا ہوں
اُس کی نُصرت اور رحمت سے دریاؤں سے گزرا ہوں
لوگ سمجھتے تھے کہ میری ہستی کیسے زندہ ہے
حیّ و قیّوم خدا کے سایوں میں سے گزرا ہوں

(۶)

جس کے سر پہ اُس کی رحمت کا سایہ ہو جاتا ہے
مُردہ بھی ہو اِذنِ کُنْ سے وہ زندہ ہو جاتا ہے
اُس کے جلوے اِس دنیا پر جگ مگ جگمگ کرتے ہیں
جو بھی دِل کو اُس سے جوڑے تابندہ ہو جاتا ہے

خواجہ عبد المومن۔ اوسلو۔ ناروے

اِعلان برائے ادائیگی لازمی چندہ

ہم سب بخوبی جانتے ہیں کہ مالی سالِ رواں ختم ہونے کو صرف دو ماہ باقی رہ گئے ہیں۔ ان دو ماہ میں اپنی کُل سالانہ آمد کے مطابق باشرح بجٹ لازمی چندہ جات ادا کرنا ضروری ہے۔ اس سلسلہ میں حضرت مُصلح موعود رضی اللہ عنہٗ فرماتے ہیں:۔

"یاد رکھنا چاہیئے بجٹ کو پورا کرنا مجھ پر احسان نہیں۔ نہ سلسلہ پر احسان ہے۔ نہ خدا پر احسان ہے۔ جو خدا کے دین کی خدمت کے لیے کچھ دیتا ہے وہ خدا تعالیٰ سے سودا کرتا ہے۔ اور اس سودے کو پورا نہ کرنے کی وجہ سے خدا کے نزدیک جواب دِہ ہے۔ اور جس قدر کمی رہتی ہے وہ اُس کے نام بقایا ہے۔ اور اگر وہ اِس دُنیا میں ادا نہیں کرتا تو جب خدا تعالیٰ کے سامنے پیش ہوگا، خدا تعالیٰ فرمائے گا جاؤ جہنّم میں بقایا ادا کرکے آؤ۔"

نیز حضور انور فرماتے ہیں:۔

"حقیقت یہ ہے کہ اگر جماعت کا ایک طبقہ اِس معاملہ میں تقویٰ شعاری اختیار کرے، اور غیر اللہ کا خوف نہ کھائے، شرک نہ کرے، اور اس بات پر قائم ہو جائے کہ خدا کی راہ میں جو بھی دُوں گا سچائی کے ساتھ دوں گا تو آج شرح بڑھائے بغیر بھی ہمارا چندہ دوگنا ہو سکتا ہے...... ایک بڑی اکثریت ایسی ہے جو ابھی تک مالی اُمور میں تقویٰ کے اعلیٰ معیار پر پوری نہیں اُتری۔ اگر وہ اکثریت بھی تقویٰ کے معیار پر پوری اُتر جائے تو اللہ کے فضل کے ساتھ یقیناً ہمارے چندوں میں غیر معمولی برکت ملے گی۔"

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے فضل سے یہ سعادت عطا فرمائے۔

ناظر بیت المال آمد۔ قادیان

بدر کی توسیعِ اشاعت میں حصہ لینا ہر احمدی کا قومی فریضہ ہے
(مینیجر بدر)

تندرستی ہزار نعمت ہے

BODY GROW GYM
SANTOSH NAGAR

ARROW GYM
CHANDRAN GUTTA

چیف کوچ:۔ محمد عبد السلیم نیشنل باڈی بلڈر حیدر آباد

وزن کم کرنے۔ بڑھانے۔ موٹاپا دُور کرنے کے سلسلہ میں کام کی جانے والی ایکسرسائز اور خوراک۔ باڈی بلڈنگ کرنے والے احباب شیڈول کیلئے (باڈی ویٹ، سائز بھیجیں) مستورات سلم باڈی کیلئے معلومات حاصل کریں۔

باڈی ویٹ بڑھانے یا کم کرنے کے لئے BODY GROW پاؤڈر دستیاب ہے۔

مکمل معلومات کے لئے اِس پتہ پر رابطہ قائم کریں:۔

M.A. SALEEM (BODY BUILDER)
H.NO. 18-2-888/10/7. NIMRA COLONY
FALAKNUMA POST - 500253.
HYDERABAD (A.P.) INDIA